Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ — اتوار ۱۸۔ شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۱۔ شہادت ۱۳۷۲ہش، ۱۱۔ اپریل ۱۹۹۳ء — نمبر ۸۲

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے غرباء کی بچیوں کی شادیوں میں حصہ لینے کی تحریک

اپنی بچیوں کی شادی کے اخراجات کا دسواں یا پانچواں حصہ غرباء کی بچیوں کے لئے وقف کریں

ربوہ ۲۔ اپریل۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو غرباء کی بچیوں کی شادیوں کے لئے مدد کرنے کی تحریک فرمائی ہے اور صاحب حیثیت اور درمیانی حیثیت کے لوگوں کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی شادی کا ۱/۱۰ یا ۱/۵ کسی غریب کی بچی کی شادی کے لئے مقرر کر دیں۔ بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج میری اہلیہ کی وفات کو ایک سال ہو گیا ہے۔ انکی خواہش تھی کہ وہ کسی ایک غریب بچی کی شادی اپنی طرف سے کریں۔ میں نے انکی زندگی میں ہی انکی یہ خواہش پوری کر دی تھی اور ایک کی بجائے چار غریب بچیوں کی شادی کا خرچ اٹھایا تھا۔ حضور نے فرمایا میں جماعت کے افراد کو غریب بچیوں کی شادی کی طرف متوجہ کر رہا ہوں بہت سے غریب ایسے ہوتے ہیں کہ انکی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں۔ لیکن ان کے پاس سامان نہیں ہوتے کہ انکو دو جوڑوں میں ہی رخصت کر سکیں۔ ماں باپ عزت نفس کے تقاضوں کے تحت کسی کے آگے اظہار نہیں کر سکتے۔ بعض امام جماعت کو لکھ بھی دیتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو بچی کو رخصت نہیں کر سکتے۔ حضور نے فرمایا یہ کام راز داری کے ساتھ ہونا چاہئے۔ امراء اور صدر صاحبان اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں اور جو احباب غرباء کی بچیوں کی شادیوں کے لئے اعانت کرنا چاہیں وہ امراء اور صدر صاحبان کو بتا دیں اور اسطرح

باقی ص ۷ پر

درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

میرے گھٹنے کا آپریشن ۱۳۔ اپریل کو کراچی آغا خان ہسپتال میں ہوگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپریشن کی کامیابی کیلئے دعا کریں۔

شوریٰ کے نظام میں جماعت احمدیہ کی زندگی وابستہ ہے

شوریٰ کے فیصلوں اور انتخاب میں ہمیشہ تقویٰ کو مدّنظر رکھیں تاکہ آپکی پسند خدا کی پسند ہو جائے

تقویٰ کی جان عبادت کے قالب میں ہے عبادت نہ ہو تو تقویٰ باقی نہیں رہتا

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۔اپریل ۱۹۹۳ء کا خلاصہ۔ جو تین مواصلاتی سیّاروں پر دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا

ربوہ: ۲۔ اپریل۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا ہے کہ شوریٰ کا نظام امامت کے نظام کے بعد سب سے اہم نظام ہے اور اس سے جماعت احمدیہ کی زندگی وابستہ ہے۔ امامت اور شوریٰ میں مشترکہ طور پر جماعت احمدیہ کی جان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شوریٰ کے نمائندگان اور اس کے فیصلوں میں تقویٰ کو سامنے رکھنا چاہیئے تاکہ ہماری پسند اللہ کی پسند ہو جائے اور اللہ کی پسند ہماری پسند ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اردو زبان میں اس خطبہ کے ٹیلی کاسٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا دو زبانوں یعنی انگریزی اور عربی میں براہ راست ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر کیا جاتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا آج ربوہ میں مجلس شوریٰ پاکستان کا آغاز ہو چکا ہے اگرچہ میرا پیغام وہاں سنا دیا گیا ہوگا۔ اور اس وقت تک (شام ½ ۵ بجے) افتتاحی تقریب بھی ختم ہو چکی ہوگی اور چونکہ میں نے اپنا پیغام بھجوا دیا تھا اس لئے میرا خیال نہیں تھا کہ میں آج کے خطبے میں بھی اس بارے میں کچھ کہوں لیکن ناظر اعلیٰ صاحب کا بڑا پر زور اصرار ہے کہ نمائندگان آج براہ راست بھی آپ سے کچھ سننا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اس مناسبت سے میں آج مجلس مشاورت کے بارے میں کچھ نصائح بیان کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شوریٰ کی اہمیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا شوریٰ میں جو تقدس پایا جاتا ہے اس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہے اس لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ جس

باقی ص ۲ کالم ۱ پر

عید کے موقعے پر سب سے زیادہ بوسنین جماعت احمدیہ برطانیہ کے مرکز میں اکٹھے ہوئے

اسلام آباد (برطانیہ) میں بچھڑے ہوئے اہلِ بوسنیا کے ملاپ کے دردانگیز نظارے

ربوہ: ۲ اپریل۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انکشاف فرمایا ہے کہ دنیا بھر میں اہلِ بوسنیا کا سب سے بڑا نماز عید کا مجمع جماعت احمدیہ برطانیہ کی عید کے موقع پر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہوا۔ دنیا میں اور کہیں نماز عید پر اتنی تعداد میں بوسنین اکٹھے نہیں ہوئے حضور ایّدہ اللہ نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ میں بتایا کہ یہ ایک روحانی لذت کا سماں تھا کہ کئی علاقوں سے آئے اہلِ بوسنیا بسوں سے اُترتے تھے اور جماعت احمدیہ کے پیار سے متأثر ہو کر ان کے چہروں پر عجیب خوشی کھیلتی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس موقع پر بڑے جذباتی اور رقت آمیز مناظر بھی دیکھنے میں آئے۔ ایک بس سے ایک ماں اتری جس کا بچہ گم ہو چکا تھا اور وہ ماں اپنے بچے کی زندگی سے بھی مایوس تھی کہ ایک دوسری بس سے وہ بچہ عید کے لئے اترا اور اچانک ان دونوں کی

باقی ص ۲ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صـــ ۱

جسم سے دماغ اور دل نے کام لینا ہے اس جسم میں صلاحیت بھی ہونی چاہیئے اگر یہ نہ ہو تو لیڈر شپ برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔ اگر جماعت غیر متقی ہو تو امامت کے تقویٰ کی لمبے عرصے تک حفاظت نہیں ہو سکتی۔ ہاں تھوڑے وقت تک ہونی ممکن ہے۔ امامت ایک نظام کا نام ہے۔ امام خواہ متقی ہی رہے اگر جماعت میں تقویٰ نہ رہے گا تو نظام گندا ہو جائے گا۔ اور تباہی کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہی حال شوریٰ کا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ تم میں سے قابل عزت وہ ہے جو متقی ہے۔ بظاہر مناصب کا تعلق عزت سے بھی ہوا کرتا ہے لیکن قرآن کریم نے اسے تقویٰ میں رکھ دیا ہے۔ یعنی اگر منصب تقویٰ سے خالی ہو تو خدا کے نزدیک وہ عزت سے بھی خالی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے معیار کچھ اور ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ ہے جو عزت کا موجب ہے۔ عزت پانے کے لئے منصب کی نہیں تقویٰ کی ضرورت ہے اور کسی منصب کے بغیر بھی صاحب تقویٰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت یافتہ ہوگا

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا جب شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب ہو اور تقویٰ کو مدِ نظر نہ رکھا جائے تو انتخاب گندا ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انتخاب کے وقت دنیا کے دیگر مناصب پر نظر نہ ہو بلکہ تقویٰ پر ہو اگر اللہ کی پسند کے مطابق آپ کی پسند ہوگی تب ہی آپ کی پسند اچھی ہوگی۔ اور اللہ کی پسند تقویٰ ہے۔ پس ہماری جماعت کو انتخاب کے وقت اگر صاحب تقویٰ معزز دکھائی دے تو یہ جماعت کبھی مر نہیں سکتی۔ لیکن اگر تقویٰ کی بجائے، دوستی، رشتہ داری، اپنے گروپ کا لیڈر ہونا، یا دولت زمینداری وغیرہ اہمیت اختیار کر جائیں تو پھر یہ خدا تعالیٰ کا انتخاب نہیں ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ (امام) خدا تعالیٰ بناتا ہے تو وہ انتخاب انہی معنوں میں تقویٰ پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور یہ بات امامت سے اتر کر درجہ بدرجہ ہر عہدے پر صادق آتی ہے اور ہر انتخاب اللہ تعالیٰ کا انتخاب بن جاتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تقویٰ کا مقصد محض للّٰہ کام کرنا ہے۔ منشاء یہ ہو کہ خدا تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ جو محبوب کی محبت کھو دینے کے خوف میں زندگی بسر کرتا ہو وہ متقی ہے۔ جب یہ تقویٰ دلوں میں پیدا ہو جائے تو فیصلے بھی تقویٰ پر مبنی ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ انسانوں کی ذہنی نفسیاتی اور قلبی حفاظت کے لئے بہت ضروری ہے اس کے بغیر کوئی صحت باقی نہیں رہتی۔

لیکن جب تقویٰ پر انتخاب کرنے بیٹھیں تو یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ کہیں غلطی سے غیر متقی کا انتخاب نہ کر بیٹھیں ایسے خطرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ساتھ دعا کی جائے۔ تقویٰ محض اکیلا کام نہیں کر سکتا جب تک دعا ساتھ نہ ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ شوریٰ یا دیگر کوئی بھی انتخاب ہو ہمیشہ انتخاب سے پہلے دعا کی جائے کہ یہ انتخاب وہ ہو جو خدا کا انتخاب ہے۔ یہ انتخاب جتنا نچلی سطحوں پر اترتا ہوا گراس روٹ لیول پر پہنچے گا اتنا ہی بہتر (امامت) کا انتخاب ہوگا اور پھر یہ انتخاب اللہ کا انتخاب ہوگا اور صرف امامت ہی نہیں ہر امارت اور ہر زعامت کا انتخاب خدا کا انتخاب بن جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت بانیٔ سلسلہ کا شعر ہے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس جڑ کو باقی رکھنا ہے اگر شوریٰ اور (امامت) کو قائم رکھنا ہے تو تقویٰ کو قائم رکھیں ہر انتخاب کے موقع پر دلوں سے غیر اللہ کو، چوہدراہٹوں کو، دوستوں دشمنوں کے تعلقات کو خارج کر دو صرف اللہ کو پیش نظر رکھ کر تقویٰ اختیار کرو گے تو میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تمہاری جماعت قیامت تک مر نہیں سکتی۔ یہ بڑھتی چلی جائے گی۔ بڑھتی چلی جائے گی اور بڑھتی چلی جائے گی۔

تقویٰ کی جان عبادت کے قالب میں ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اب سوال یہ ہے کہ تقویٰ کی جان کس قالب میں ہے۔ یہ عبادتوں میں ہے۔ جو قوم عبادتوں سے خالی ہو جائے وہ تقویٰ سے خالی ہو جاتی ہے۔ وہ تمام چیزیں جن میں ملوث ہونے کے نتیجے میں اللہ کی رضا جاتی رہتی ہے نماز انکی حفاظت کرتی ہے تقویٰ کی اپنی جان عبادتوں پر غیر معمولی زور میں ہے اور عبادت پر تو ہر زور بھی معمولی ہے۔ عبادت ہو تو سب کچھ ہے اس کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اپنی بعض مجبوریاں بیان کیں اور کہا کہ کیا مجھے نماز سے رخصت مل سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر نماز نہیں تو پھر رہا کیا؟ عبادت نہیں تو دین کیسا؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں خوشی کی خبر آپ کو یہ سنانا چاہتا ہوں کہ جب میں نے جمعۃ الوداع کے خطبے میں کہا کہ مجھے فکر لگ رہی ہے کہ عید کے دن بیوت الذکر کا کیا حال ہوگا؟ کہیں ان میں بے رونقی نہ آجائے۔ ساری عبادتیں کہیں جمعۃ الوداع کے ساتھ وداع نہ کر بیٹھیں۔ تو اس بارے میں پہلی رپورٹ ربوہ سے ملی ہے کہ عید سے پہلی رات، ساری رات خدام اور بچے منصوبے بناتے رہے۔ گھر گھر کی کنڈی کھٹکھٹائی۔ اس کے نتیجے میں عید کے دن صبح بیوت الذکر میں فجر کی نماز میں اتنے نمازی تھے کہ آج تک ربوہ کی بیوت الذکر میں کبھی صبح کی نماز میں اتنی تعداد میں لوگ نہ آئے تھے۔ آپ نے تو میری عید بنا دی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اور جماعتوں سے بھی ایسی رپورٹیں ملی ہیں۔ ایسی عید کو دائمی کر لیں۔ نماز سے چمٹ جائیں۔ زندگی کا ایسا جزو بنالیں جیسے سانس زندگی کا لازمی جزو ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ کنڈیاں کھٹکھٹانے والے روزانہ نہیں کھٹکھٹا سکتے۔ اس میں ہمیشگی تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب ہر نفس اور ہر ضمیر کے اندر سے کنڈی کھٹکھٹانے والا پیدا ہو۔ جو ہر دفعہ کنڈی کھٹکھٹاتا ہے تو نیا عزم اور ولولہ پیدا کرتا ہے۔

حضور نے ایک بزرگ کا واقعہ سنایا جن کو شیطان نے لٹکا کر صبح کی نماز سے غافل کر دیا۔ اس پر وہ دن بھر روتے رہے اور اپنے خدا سے معافیاں مانگتے رہے۔ اگلے دن شیطان نے خود ان کو نماز کے لئے اٹھایا تو وہ حیران ہوئے کہ شیطان مجھے کیوں اٹھانے آیا ہے تو شیطان نے بتایا کہ کل تم نے نماز کے ضائع ہونے پر جو گریہ وزاری کی اس کے نتیجے میں خدا اتنا تم سے راضی ہوا کہ کسی نمازی سے اتنا راضی نہیں ہوا۔ اس لئے میں آج تم کو خود اٹھانے آیا ہوں تاکہ خدا تم سے راضی نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جس کا ضمیر نماز میں اٹک چکا ہو جب بھی اس سے غفلت ہوگی اس کا ضمیر اس کو شدید کچوکے دے گا اور جو ضمیر کی زندگی کے نتیجے میں نمازیں ادا کرے گا اللہ اسکے تقویٰ کی حفاظت کرے گا اور ہر عبادت کے بعد اسکے تقویٰ کو تقویت نصیب ہوگی۔

بقیہ : صـــ ۱

ایک دوسرے پر نظر پڑی اور دونوں اس طرح ایک دوسرے کی طرف لپکے کہ بے اختیار ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے اور اس طرح ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکلے کہ دیکھنے والے بھی رونے لگ گئے۔ اسی طرح اس سے بھی بڑھ کر جذباتی اور دردناک دو بہنوں کے آپس میں ملنے کا نظارہ تھا جو اس ماں بیٹے کی ملاقات سے بھی دل گداز تھا۔ بڑی بہن یہ سمجھتی تھی کہ اس کی چھوٹی بہن نہ جانے کن سفاک درندوں کا شکار ہو چکی ہے اور اس کی وجہ سے اس کی جان کو روگ لگ گیا تھا۔ بڑی بہن نے جب ایک بس سے اپنی چھوٹی بہن کو بخیریت اترتے دیکھا تو وہ اس کی طرف دیوانہ وار دوڑی اور دونوں بہنیں اس طرح چیخیں مار کر رونے لگیں کہ جہاں جہاں ان کی آواز جاتی تھی لوگ رونے لگ جاتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانی یہ دردناک اظہار سنکر ڈش انٹینا کے ذریعے خطبہ سننے والے بھی اشکبار ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ کئی احباب و خواتین نے بدقت اپنی حالت پر قابو پایا۔

عید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی طرح کی عیدیں یورپ کے دوسرے مقامات پر بھی منائی گئیں۔ پاکستان میں بھی احمدی احباب غریبوں کی عیدوں میں شریک ہوئے۔ ان کی صبح نمازوں سے معطر ہوئی اور عیدوں کے دن غریبوں کی ہمدردی سے روشن ہوئے۔ اور رضائے باری کے نور سے ان کی روحیں نہا گئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے

باقی صــــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

تلقینِ عمل

اس کی مثالیں کثرت سے ملتی رہتی ہیں ایک شخص محنت نہیں کرتا اور نہ اپنے بیوی بچوں کے گزارے کی کوئی صورت اختیار کرتا ہے لوگ اسے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو مزدوری کرو۔ محنت کرو اور اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا انتظام کرو۔ مگر وہ کہتا ہے کہ تم کو کیا۔ میں محنت کروں یا نہ کروں یہ میرا اختیار ہے تمہیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے اب بظاہر یہ جواب صحیح معلوم ہوتا ہے مگر جب نتیجہ دیکھا جائے تو اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کے بیوی بچے کہتے پھرتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ ہمارا کوئی خیال کریں۔ اب ایک تو وہ غریب یتیم ہوتے ہیں جن کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور ایک یہ غریب ہوتے ہیں کہ ان کا کمانے والا موجود ہے مگر وہ کماتا نہیں اور محنت سے جی چراتا ہے۔ اگر وہ محنت سے کام کرتا اور خود کما کر بیوی بچوں کو کھلاتا تو صدقہ و خیرات کا ایک حصہ اس کے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی بجائے ان غربا پر خرچ کیا جاتا جن کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں۔ اور 'حق بہ حق دار رسید' پر عمل ہوتا۔ لیکن اگر بعض گھروں میں کمانے والے تو موجود ہوں مگر وہ کما کر نہ لائیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ صدقہ و خیرات کی رقم بٹ جائے گی اور کچھ تو ان غرباء کو ملے گی جن کا کمانے والا کوئی نہیں اور کچھ ان کو ملے گی جن کے کمانے والے تو ہیں مگر وہ محنت نہیں کرتے اور اس طرح اصل مستحقین کی روٹی آدھی ہو جائے گی۔ آخر محلے والوں کے پاس کوئی جادو تو نہیں ہوتا کہ وہ جتنا روپیہ چاہیں دوسروں کو دے دیں۔ وہ اپنے اخراجات میں سے تنگی برداشت کر کے کچھ روپیہ بچاتے اور غرباء کو دیتے ہیں مگر یہ نکمے لوگ غرباء کے حصہ کو کھا جاتے اور اپنی قوم اپنے محلہ والوں پر ایک بوجھ بنے رہتے ہیں۔ اگر اس قسم کے لوگوں کے بیوی بچے دوسروں سے مانگیں نہ اور یہ نہ کہیں کہ ہمیں کچھ دو ہم بھوکے مر رہے ہیں تو کم از کم یہ ضرور کہیں گے کہ ہمیں اتنا ادھار دو۔ جو لوگ شریف ہوتے ہیں وہ ان کو دے تو دیتے ہیں مگر دل میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ نہ ان لوگوں نے روپیہ کمانا ہے اور نہ ان سے ہمیں واپس ملنا ہے۔ اب دیکھو محنت کرنے کا اثر قوم پر پڑا کہ نہیں

پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بیوی بچوں کو (۔) میں چھوڑ کر آپ کہیں باہر بھاگ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے بیوی بچے سلسلہ پر بار بن جاتے ہیں اور پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کے پاس چٹھیوں پر چٹھیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ ہمارا کوئی انتظام کیا جائے اور بظاہر تو ایسا شخص جو بیوی بچوں کو (۔) میں بٹھا کر آپ کہیں غائب ہو جاتے۔ کہہ سکتا ہے کہ کسی کو مجھ پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ بیوی بچے چھوڑے ہیں تو میں نے اور اگر مریں گے تو میرے بیوی بچے مریں گے نہ کہ کسی اور کے۔ لیکن اگر یہی اصل ہم اختیار کر لیں اور ان کی طرف توجہ نہ کریں تو کیا تمام جماعت ایک ملامت کے نیچے آجائے گی کہ نہیں کہ فلاں آدمی بھوکے مر گئے اور جماعت نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ لوگوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے ان کا تعلق ہے اور ضرور ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان کی خبر نہ لیں تو بدنام ہو جائیں۔ پس قوم ان کی خبر گیری کرنے پر مجبور ہو گی حالانکہ اگر ایسے دوست خود محنت کریں اور مشقت کا کام کر کے اپنی روزی کمائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اور ان کے بیوی بچے قوم پر بار ثابت ہوں۔ پس محنت نہ کرنا بھی کسی کا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ ایک قومی جرم ہے

حمیدہ شاہدہ

ربّ کریم ــ ہمارا مشکل کشا

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ ایک بڑا دلچسپ اور حیرت انگیز واقعہ ارسال خدمت ہے۔ امید ہے قارئین کرام کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔

غالباً ۵۷-۱۹۵۸ء کا گوٹھ حاجی عبدالرحمن کا واقعہ ہے۔ ہمارے والد ماجد صوبیدار سراج الدین پنشن لینے باندھی سے نوابشاہ گئے ہوئے تھے۔ گاڑی رات کو بہت دیر سے آتی تھی۔ والدہ کی تنخواہ اور اپنی تین ماہ کی پنشن ان کے پاس تھی اور نواب شاہ اور باندھی کے راستہ میں ڈاکو اکثر مسافروں کو لوٹتے اور قتل کرتے رہتے تھے۔ رات کو واپسی کے وقت شدید آندھی اور طوفان آگیا۔ رات بھی اندھیری تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا تھا والد صاحب بالکل تہارات کی تاریکی میں راستہ کھو گئے۔ جس جگہ سے آپ نے گوٹھ حاجی عبدالرحمن کی طرف مڑنا تھا۔ وہاں دو راستے تھے۔ ایک گاؤں کی طرف جاتا تھا اور دوسرا جنگل کی طرف جو ڈاکوؤں کا مسکن تھا۔ سخت پریشان تھے کہ اب کیا کروں اگر غلط راستے پر چلا گیا تو ڈاکوؤں کا شکار ہو جاؤں گا۔ اسی اثنا میں آپ نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اے باری تعالیٰ تو خود ہی مجھے سیدھے راستے پر ڈال دے مجھے تو پتہ ہی نہیں چل رہا کہ کدھر مڑنا ہے۔ اچانک بالکل اچانک ایک بہت بڑا کالا کتا نما جانور میرے آگے سے گزر کر ایک راستے پر چل پڑا نہ اس نے مجھے کچھ کہا اور نہ ہی اس سے مجھے خوف آیا۔ والد صاحب بتاتے ہیں کہ اگر جنگل میں کوئی آدمی خدا تعالیٰ کا فرشتہ میرے پاس آتا تو میں ڈر جاتا خدا تعالیٰ نے میری مدد اور راہنمائی کی۔ خاکسار اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا تو وہی راستہ گوٹھ کی طرف نکلا اور خاکسار اس طوفانی رات میں بخیریت گھر پہنچ گیا

کیا ہی پیارا رب کریم ہمارا مشکل کشا ہے کہ جس کے احسانوں کا ہم شکر ہی نہیں ادا کر سکتے۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

والد گرامی کی طرف سے سب کی خدمت میں محبت بھرا سلام اور دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

اسیران راہِ مولا کی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کے سلسلہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۴ر نومبر ۱۹۸۸ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تمام احباب جماعت پر زور دیا کہ پوری عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا مانگیں کہ جماعت احمدیہ اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے تمام اسیران راہِ مولا آزاد ہو جائیں۔

خطبہ میں حضور نے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان کرنے کے بعد آخر میں اسیرانِ راہ مولا کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جمعہ میں نے اسیرانِ راہِ مولا کی یادوں میں محو ہو کر ان کے لئے دعائیں کرنے کے دن کے طور پر تجویز کیا تھا۔ ویسے تو کوئی دن ان کے لئے دعاؤں سے خالی نہیں گزرنا چاہیئے۔ لیکن جب ایک دن منایا جائے تو پھر ساری دنیا کی جماعتوں کی دعائیں اس دن ایک مقصود پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔ اور پھر اللہ کی رحمت بھی اس کے نتیجہ میں غیر معمولی جلوے دکھاتی ہے۔

حضور نے فرمایا ساری دنیا میں ان کی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں اور جن کوششوں پر شروع سے اب تک مختلف وقتوں میں آپ عمل کرتے رہے ہیں۔ انہیں دوبارہ نئے جذبے اور جوش کے ساتھ دہرائیں۔ اور از سر نو ان کو اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان کے متعلق قربانی کی جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں وہ ادا کرنے والے ہوں۔ اور اس پہلو سے خدا کی نظر میں بے حسی اور مجرم نہ ٹھہریں۔ چونکہ جو آسائش میں زندگی بسر کرنے والے لوگ ہیں اگر وہ اپنے مشکل میں پھنسے والے ساتھیوں کی فکر نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کے حضور مجرم ٹھہرتے ہیں اس لئے ہمیں بڑے ہی خلوص، محبت اور خدا سے توفیق مانگتے ہوئے ذمہ داری کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور آج کے بعد ان دعاؤں پر خاص زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ اس سے پہلے آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعے خدا کی رحمت کو اس طرح موڑ لیں کہ وہ ہر طرف ہر احمدی مظلوم پر برسنے لگے اور ہم اگلی صدی میں جشن کے موڈ کے ساتھ داخل ہوں۔ یہ نہ ہو کہ جسم کے کچھ حصے دکھ رہے ہوں اور ہم خوشیاں منا رہے ہوں۔

ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کوئی کام کرے تو اس کو شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس سے دو سوال کرے۔ (۱) اس کام کے کرنے کی غرض کیا ہے۔ (۲) کس کی خاطر یہ کام کرنے لگا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر ایم اے (ابلاغیات)

نوٹس لینے کے طریق

نوٹ: یہ مضمون جامعہ، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کے لئے زیادہ مفید ہوگا

ہمارے نظام تعلیم میں پڑھائی کے طریقہ کار کے بارہ میں طلباء کی رہنمائی نہ ہونے کے برابر ہے اساتذہ عموماً لیکچر دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور اسکولوں میں طلباء سے سبق سن کر اور نیا سبق دے کر تعلیمی ضرورت کو کافی سمجھا جاتا ہے لیکن مؤثر پڑھائی کے طریقہ سے آگاہ نہیں کیا جاتا اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ بعض طلباء محنت کرتے بھی ہیں لیکن وہ مؤثر نہیں ہوتی کیونکہ پڑھائی کے طریقہ کار کے سلسلہ میں ان کی ابتدا سے صحیح رہنمائی نہیں ہوتی۔

پڑھائی کو مؤثر بنانے اور اپنے تعلیمی استعداد کو مؤثر بنانے کا ایک بہترین طریقہ کلاس میں لیکچر کے دوران نوٹس لینا ہے۔ یہ نوٹس پڑھائی کے ٹارگٹ کو حاصل کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ امتحانات کے قریب انتہائی محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ ذہنی کھچاؤ اور پریشانی سے بھی طلباء نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں تک نوٹس لینے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں بھی بہترین منصوبہ بندی کی ضرورت ہے کہ کس نہج پر کلاس روم میں نوٹس لئے جائیں جو کہ طلباء کے لئے مفید ہو سکیں۔

قبل اس کے کہ نوٹس لینے کے بارہ میں چند اہم امور بیان کروں یہ بات ضروری سمجھتا ہوں کہ کلاس میں باقاعدہ حاضری طالب علم کے لئے اشد ضروری ہے۔ کیونکہ اگر کلاس میں باقاعدگی سے حاضری ہوگی تو نوٹس لینے مفید ہوں گے اگر درمیان میں چھٹیاں کر لی جائیں تو باقاعدگی سے نوٹس نہیں لئے جا سکتے اور اگر تسلسل ٹوٹ جائے تو دوبارہ یہ سلسلہ برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے طلباء کو کلاس میں باقاعدگی سے حاضر ہونا چاہیئے اس سے پڑھائی پر بہت ہی خوشگوار اثر پڑے گا اور طلباء نفسیاتی طور پر مطمئن رہیں گے کہ جو کلاس میں حاضر رہ کر پڑھا ہے وہ تو سمجھ چکے ہیں۔ اگر کلاس میں حاضر نہیں ہوتے تو طلباء امتحانات کے ایام میں خاص طور پر ذہنی کھچاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ امتحان کی تیاری کے لئے کمربستہ ہوتے ہیں تو بعض اسباق وہ پہلی دفعہ پڑھ رہے ہوتے ہیں جن کو فوری سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے جس سے پڑھائی مؤثر انداز میں طلباء نہیں کر پاتے۔

کلاس روم میں لیکچر کے دوران نوٹس لیتے وقت اگر مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے گا۔ تو آپ کے نوٹس زیادہ مفید بن جائیں گے جو آپ کی پڑھائی کی استعداد میں اضافہ کرنے والے ہوں گے اور امتحانات کے ایام میں بغیر کسی پریشانی کے آپ پڑھائی کر سکیں گے۔

۱۔ کلاس روم نوٹس تحریر کرنا ضروری ہیں کیونکہ وہ باتیں جو لیکچرار یا اساتذہ بتا رہے ہوتے ہیں وہ ان کی محنت کا ماحصل ہوتا ہے۔ اس لئے طلباء لیکچر کا تحریری ریکارڈ رکھیں اور نوٹس کلاس روم میں ہی تیار کریں کیونکہ بعد میں نوٹس تیار کرنے سے کلاس روم کی اکثر باتیں بھول جائیں گی۔

۲۔ کلاس روم میں ایسی جگہ بیٹھا جائے جہاں استاد آپ کو دیکھ رہا ہو اور آپ استاد کو دیکھ رہے ہوں۔ نوٹس لینے کے لئے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اگر آپ، اپنے آپ کو استاد سے چھپا رہے ہوں گے تو اس سے آپ کی پڑھائی میں دلچسپی کم ہو جائے گی اور عدم دلچسپی سے نوٹس لینے میں رکاوٹ پیش آئے گی۔ ٹیچر کے سامنے بیٹھنے سے آپ کی توجہ میں اضافہ ہوگا۔ یوں استاد اور شاگرد کے درمیان ہم آہنگی کی فضا پیدا ہو جائے گی۔ پڑھائی میں زیادہ دلچسپی پیدا ہو رہی ہوگی اور استاد کی بات زیادہ سمجھ آ رہی ہوگی۔

۳۔ ایک امر جو نوٹس لینے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے وہ یہ کہ جس سبق کا لیکچر استاد نے دینا ہے اس مضمون کی اگر گھر میں ابتدائی طور پر پڑھائی کر لی جائے، ایک دفعہ عمومی طور پر اس سبق میں سے گزر جائیں تو اس سے مضمون کا تصور واضح ہو جائے گا اور جب کلاس میں ٹیچر پڑھا رہا ہوگا تو اس سے طلباء کی ہم آہنگی میں اضافہ ہوگا۔ اور نوٹس لینے میں آسانی ہوگی۔ یوں پیشگی پڑھائی نوٹس لینے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

۴۔ نوٹس ایک منظم طریقہ سے لئے جائیں اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا جائے۔

(ا) نوٹس لینے کے لئے بڑا کاغذ (دستے کا کاغذ) استعمال کیا جائے۔ بڑے کاغذ پر ایک ہی طرز کے نظریات، نکات اور تحریریں لکھی جا سکتی ہیں چھوٹے کاغذوں پر یہ بات ممکن نہیں رہتی۔

(ب) ایک مضمون کے نوٹس ایک جگہ پر لئے جائیں۔ ہر مضمون کے لئے الگ الگ جگہ مخصوص کی جائے اس سے نوٹس کو ترتیب دینے میں آسانی ہوگی اور پڑھائی کے دوران بھی سہولت پیدا ہو جائے گی۔

(ج) نوٹس لیتے وقت تاریخ ضرور ڈالی جائے تا ان کی ترتیب برقرار رہے۔

(د) نوٹس کو اگر کاغذ کی ایک طرف لکھا جائے تو یہ طلباء کے لئے مفید ہوگا کیونکہ اگر مضمون کے متعلق بعض اضافی امور علم میں آئیں تو انہیں کاغذ کی دوسری طرف لکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بعض وضاحت طلب امور بھی کاغذ کی دوسری طرف لکھے جا سکتے ہیں۔

(ہ) نوٹس لیتے وقت خوشخطی کا خیال رکھا جائے تو دوبارہ پڑھتے وقت طلباء کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔ اگر تنگ اور غیر معیاری لکھا جائے تو پڑھائی کے وقت دقت پیش آتی ہے۔

(ی) وقت کی بچت کرنے کے لئے نوٹس لیتے وقت طلباء بعض معروف اصطلاحات اور ناموں کے اختصارات استعمال کر سکتے ہیں۔

۵) نوٹس کی اہمیت اور ترتیب کے پیش نظر طلباء مختلف اشارات استعمال کر سکتے ہیں مثلاً ★، →، mum، imp وغیرہ اس قسم کے اشارات سے مضمون کی اہمیت واضح رہتی ہے اور امتحان کی تیاری کے وقت نوٹس سمجھنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اشارات کے ساتھ ساتھ تمام نکات کو نمبروار لکھنا چاہیئے۔

۶۔ اساتذہ کرام مضمون کی وضاحت کے لئے مثالیں دیتے ہیں۔ ان مثالوں کو لکھنا بہت ضروری ہے اور نوٹس لیتے وقت مثال کا اشارہ دیں جیسے مثلاً یا Ex وغیرہ۔ یہ مثالیں کسی نظریئے، تصور یا مضمون کی وضاحت کرنے میں نہایت ممد ہوتی ہیں۔ تمام مثالیں نہ بھی لکھی جا سکیں تو چند ایک ضرور نوٹ کرنی چاہئیں۔

۷۔ نوٹس لیتے وقت اگر کوئی نکتہ لکھنے سے رہ جائے تو اس کے لئے خالی جگہ چھوڑ دیں تا بعد میں ٹیچر سے پوچھ کر یا اپنے ساتھی کی مدد سے اسے نوٹ کیا جا سکے۔

۸۔ لیکچر کے دوران بعض ایسے امور ہوتے ہیں جو طلباء کی سمجھ میں نہیں آ رہے ہوتے لیکن اکثر طلباء سوال کرنے سے شرماتے ہیں۔ اچھا سوال نصف علم ہے۔ اس لئے ایسے سوالات کرنے چاہئیں جو طلباء کو فائدہ دیں اور جس بات کی سمجھ نہیں آئی اس کو فوری طور پر سوال کر کے سمجھ لیا جائے۔ اس سے طلباء کی پڑھائی میں دلچسپی بڑھے گی اور استاد کی نگاہ میں شاگرد کی پڑھائی میں دلچسپی ظاہر ہوگی۔

۹۔ بعض دفعہ کلاس میں لیکچر کی بجائے گفتگو کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اہم علمی مسئلہ جو زیر غور ہوتا ہے اس پر گفتگو شروع ہو جاتی ہے گفتگو کے دوران بعض نہایت اہم نکات سامنے آتے ہیں ان کو نوٹ کرنا بھی ضروری ہے اس لئے گفتگو کے دوران نوٹس لینے بند نہیں کرنے چاہئیں۔

۱۰۔ آخر پر ایک امر جس کی طرف طلباء کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ نوٹس کلاس کی ابتداء سے آخر تک لئے جائیں اور پیریڈ کے ختم ہونے کے بعد ایک طائرانہ نظر اپنے نوٹس پر ڈال لیں تو یہ آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ یوں اگر کوئی بات رہ گئی ہوگی تو وہ لکھی جا سکتی ہے اور اغلاط کی تصحیح کی جا سکتی ہے۔

اگر مندرجہ بالا امور کا نوٹس لیتے وقت خیال رکھا جائے تو یقیناً طلباء کے لئے فائدہ کا باعث ہوگا اور طلباء جو اپنی محنت سال کے آخر پر ڈال کر پریشانی سے دوچار ہوتے ہیں اس سے ان کی محنت مسلسل ہو جائے گی اور مؤثر ہوگی گویا نوٹس کے حصول کے ذریعہ طلباء پورا سال محنت کر رہے ہوں گے جس کا احساس اسے بھی نہیں ہو رہا ہوگا لیکن طلباء کو فائدہ اس قدر ہوگا جس کا اندازہ طلباء اس طریق کو اپنانے کے بعد ہی لگا سکتے ہیں۔

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

وہ کامیابیاں اور ترقیاں جو آنے والی ہیں ان کے لئے مصائب کی بھٹی میں سے گذرنا تمہارے لئے ضروری ہے۔ اس کے بعد کامیابیاں بھی آئیں گی۔ خواہ وہ تمہاری زندگی میں آئیں یا تمہاری موت کے بعد۔ شریف آدمی یہ نہیں دیکھا کرتا کہ قربانی کا پھل اسے کھانے کو ملتا ہے یا نہیں بلکہ وہ قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ قربانی کا پھل چکھنے کا اسے موقعہ بھی نہیں ملتا۔ کہ وہ وفات پا کر اپنے رب کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ تم اگر غور کرو تو تم میں سے اچھے کھاتے پیتے وہی نکلیں گے جن کے باپ دادا نے خود نہیں کھایا اور کنگال وہی نکلیں گے جن کے باپ دادا نے جو کچھ کمایا تھا وہ کھا لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــــ سید عبدالحی

میجر (ریٹائرڈ) مبارک احمد ڈار صاحب

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب حقیقۃ...... میں پانچویں نشان کے ضمن میں کشمیر کے عبدالرحمن صاحب کا ذکر فرمایا ہے۔ انہی عبدالرحمن صاحب کے دوسرے بڑے صاحبزادے بزرگوارم مبارک احمد صاحب ڈار کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مارچ ۱۹۲۰ء میں آسنور کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوئے۔ ہوسٹل تحریک جدید میں رہائش تھی۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے کلاس فیلو تھے۔ قادیان سے میٹرک پاس کرنے کے بعد سری نگر میں تعلیم شروع کی۔ بی اے میں زیر تعلیم تھے کہ فوج میں بھرتی ہو کر کمیشن حاصل کیا۔ اور پھر جنگ عظیم دوم اور برصغیر کی تقسیم کی وجہ سے ایک عرصہ تک گھر سے ان کا رابطہ منقطع رہا۔ والدین بہت پریشان تھے۔ آخر جولائی ۱۹۴۸ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کوئٹہ تشریف لائے ہوئے تھے تو وہاں خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اور برسوں کی گمشدگی کا دور ختم ہوا۔ ۱۹۵۰ء میں آپ کی اہلیہ مومنہ بیگم کشمیر سے ان کے پاس آگئیں اور گھریلو زندگی کا آغاز کیا۔

آپ سگنل کور کے ایک لائق اور ہردلعزیز افسر تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد فوج کے ہی ایک حساس ادارے نے آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا اور ۱۹۷۴ء میں جب حکومت وقت کی طرف سے احمدیوں کو حساس اداروں سے ہٹایا گیا تو آپ کو بھی فارغ کر دیا گیا۔

آپ امام وقت سے انتہائی اخلاص کا تعلق رکھنے والے۔ نہایت نرم خو۔ خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ جماعت کی ہر مالی تحریک میں خوش دلی سے حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ آپ نے اپنے خاندان کی کئی بچیوں اور بچوں کو پالا۔ پڑھایا تربیت دی اور پھر ان کی شادیاں کیں۔ عزیزوں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے انتہائی مروت کا سلوک فرماتے تھے۔ اور ہر مشکل وقت پر مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔

کچھ عرصہ سے آپ کو دل کا عارضہ تھا۔ اسی سال کے شروع میں معدہ میں ایک ٹیومر کا پتہ لگا۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا۔ مورخہ ۴ فروری ۱۹۹۳ء جمعرات کی صبح کو آپ کا اپریشن اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں ہوا۔ بظاہر اپریشن کامیاب قرار دیا گیا۔ مگر ابھی ہوش میں نہیں آئے تھے کہ شدید ہارٹ اٹیک سے وفات ہوئی۔

۵ فروری بروز جمعۃ المبارک دن کے گیارہ بجے اسلام آباد سیکٹر آئی-۹ میں آپ کا جنازہ پڑھایا گیا جس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے احباب جماعت کے علاوہ میجر صاحب کے بیسیوں غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ مومنہ بیگم کے علاوہ چھ بیٹے اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے بچے برسرروزگار ہیں۔ آسنور (مقبوضہ کشمیر) میں آپ کا خاندان آباد ہے۔ وہاں آپ کی ہمشیرگان اور بھائیوں کے علاوہ عزیزوں کی ایک کثیر تعداد ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور ان کے جملہ پسماندگان اور عزیزوں کو صبر عطا فرمائے۔

محمد شفیع سلیم پوری ـــــــ

مکرم ملک محمد حسین صاحب

مکرم ملک محمد حسین صاحب موضع سلیم پور ضلع سیالکوٹ ۲۷ نومبر ۱۹۸۷ء کو انتقال فرما گئے (ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں) اللہ تعالیٰ نے حافظہ کمال کا دیا ہوا تھا۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے ہر مجلس میں جب بھی بیٹھنے کا اتفاق ہوتا دین کی باتیں ضرور کرتے۔ طبیعت میں دینی باتوں کے کرنے کا ایک جنون تھا۔ مالی قربانیوں میں نمایاں حصہ لیتے۔ تحریک جدید دفتر اول کے مجاہد تھے۔ بہت دعاگو تھے۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود روزنامہ الفضل اپنے نام لگوایا ہوا تھا۔ یہ ۳۹-۱۹۳۸ء کی بات ہے۔ ہمارے گاؤں میں پہلے سکول داخل ہو کر پڑھنے والے دو لڑکے محمد شفیع ہمنام تھے۔ ایک میں تھا۔ ہم دونوں انہیں الفضل سنایا کرتے۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ایک وضاحت

لجنہ اماء اللہ کی ایک تقریب پر ایک محترم دوست ملے۔ اخبار الفضل ۲۷ مارچ کا شمارہ ان کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے یہ بوالعجبی دیکھو اخبار ۲۷ کا ہے اور موسم کی خبر ۲۲ مارچ کی اور لکھا ہے۔ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ سردی میں قدرے اضافہ ہوگیا ہے حالانکہ یوں ہونا چاہیئے تھا۔ بادل چھائے ہوئے تھے۔ سردی میں قدرے اضافہ ہوگیا تھا۔ ہم نے وضاحتاً گزارش کی کہ آپ اس سلسلے میں ایک چھوٹا سا نوٹ بھجوائیے ہم اس کے متعلق اپنے قارئین کو ایک بات بتانا چاہیں گے۔ فرمانے لگے لکھتا لکھاتا تو میں نہیں لیکن زبانی بات آپ سے کہہ دی ہے اور ان کی اس زبانی بات کے پیش نظر ہم نے چاہا کہ اپنے قارئین کو چھوٹی سی بات بتاتے چلیں۔ وہ یہ ہے کہ اخباروں کے لئے ڈیٹ اور ڈیٹ لائن کے الفاظ مختلف کیفیت رکھتے ہیں۔ ڈیٹ ہوتی ہے کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق۔ ڈیٹ لائن ہوتی ہے کہ یہ خبر ہم پیش فلاں دن کو کر رہے ہیں۔ اگر ڈیٹ کے متعلق بات کرنی ہو تو ہم کہیں گے کہ ۲۲ مارچ کو ربوہ میں کیا کیفیت تھی اس صورت میں واقعی یہ لکھا جائے گا کہ ۲۲ مارچ کو ربوہ میں بادل چھائے ہوئے تھے اور سردی میں قدرے اضافہ ہوگیا تھا یہ خبر آپ کو ۲۷ تاریخ کو بھی ملے گی تو آپ سمجھ جائیں گے کہ ۲۲ تاریخ کو ربوہ کا موسم کیسا تھا۔ لیکن اس طرح نہیں لکھا ہوا۔

اخباری طرز پر لکھا یہ ہوا ہے۔ ربوہ ۲۲۔ مارچ یعنی ربوہ ۲۲ مارچ کو یہ خبر ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔ بے شک اخبار آپ کے پاس کسی ہی تاریخ کو جائے لیکن ڈیٹ لائن اس تاریخ سے تعلق رکھتی ہے جس تاریخ کو خبر سنائی جاتی ہے مثلاً ہم ۲۲ مارچ کو کسی پرانے واقعہ کی بات کریں تو ہم یقیناً کہیں گے کہ ربوہ ۲۲ مارچ فلاں دن فلاں بات ہوئی تھی۔ لیکن اگر ۲۲ مارچ ہی کی بات کرنی ہو تو چاہے وہ آپ کے پاس کسی ہی دن پہنچے طریق یہ ہے کہ ہم کہیں گے ربوہ ۲۲ مارچ گویا کہ ربوہ سے ۲۲ مارچ کو آپ کو ایک بات بتائی جا رہی ہے یہ ہے فرق ڈیٹ اور ڈیٹ لائن کا۔ آپ اخبارات پڑھ کر دیکھیں اس میں خبر سے پہلے ڈیٹ لائن ہوتی ہے۔ بعض اوقات اگلے دن ہونے والی بات کو بھی لکھا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اس طرح ہوگا۔ لیکن ڈیٹ لائن اسی دن کی ڈالی جاتی ہے۔ یہاں بھی ربوہ ۲۲ مارچ کا مطلب یہ ہے کہ ہم ربوہ ۲۲ مارچ کے حوالے سے بات کر رہے ہیں اور گویا کہ اسی دن بات کی جا رہی ہے۔ یہ نہیں کہ ۲۷ مارچ سے پہلے ہم آپ سے کہہ رہے ہیں کہ ۲۲ مارچ کو بادل چھائے ہوئے ہیں اگر ۲۷ مارچ ڈیٹ لائن ہوتی تو ہم کہتے بادل چھائے ہوئے تھے۔ سردی میں قدرے اضافہ ہوگیا تھا۔ یہ ایک صحافتی نکتہ ہے جو عام طور پر آپ کو ہر اخبار میں اسی طرح ملے گا۔ یعنی وقوعہ کی تاریخ دینی ہو تو اس طرح درج نہیں کرتے کہ ربوہ ۲۲ مارچ وہاں کہتے ہیں کہ ۲۲ مارچ کو ربوہ میں یہ یہ بات ہوئی۔ لیکن اخباری طور پر ڈیٹ لائن یوں دی جاتی ہے کہ ربوہ۔ ۲۲ مارچ گویا کہ ہم اس وقت کی بات کر رہے ہیں۔ آپ تک چاہے کسی وقت بھی پہنچے۔ امید ہے ہمارے وہ محترم دوست اس وضاحت سے کسی قدر مطمئن ہو جائیں گے اور ہمارے دیگر قارئین بھی اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں گے۔

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے دفتر ہذا کی پیش کردہ فہرست وعدہ جات پر حسب ذیل ارشادات سے نوازا ہے:-

فرمایا "آپ کی ارسال کردہ رپورٹ وعدہ جات تحریک جدید موصول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مخلصین کے اموال میں برکت دے قربانیوں کو قبول فرمائے، وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق بخشے اور غیر معمولی فضلوں کی بارش نازل فرمائے۔ تمام کارکنوں کو محبت بھرا سلام"

جن جماعتوں نے ابھی تک تحریک جدید کے وعدہ جات نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد بھجوا دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم — سید ظہور احمد شاہ

بہاریہ مونگ

عرصہ دراز سے مونگ کی پیداواری صلاحیت بہت سی دوسری دالوں کی طرح بہت کم رہی ہے۔ اس کے علاوہ پہلی مروجہ اقسام میں پودوں کی غیر متعین زیادہ بڑھوتری۔ پھولوں اور پھلیوں کا ایک وقت پر نہ آنا اور فصل کا بیک وقت نہ پکنا۔ پھلیوں کا پودوں پر ہی تڑخ جانا وغیرہ ایسی بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے اس کی کاشت مناسب نہیں سمجھی جاتی تھی۔ لیکن اب جوہری ادارہ برائے زراعت وحیاتیات فیصل آباد (نیاب) نے جوہری تغیر سے ایسی نئی اقسام دریافت کر لی ہیں جو ان تمام نقائص سے پاک ہیں۔ اور اس کے علاوہ پیداوار بھی بہت زیادہ دیتی ہیں۔ یہ اقسام انتہائی کم عرصہ میں یعنی ۵۵ سے ۶۰ دن میں پک جاتی ہیں اور مروجہ اقسام سے ۳۰ سے ۴۵ فیصد زیادہ پیداوار دیتی ہیں ان اقسام کی چند اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

تمام فصل ایک وقت پر پکتی ہے۔ بوائی سے کٹائی تک صرف ۵۵ سے ۶۰ دن لگتے ہیں۔ مشینی کٹائی اور گہائی کیلئے موزوں ہیں۔ گندم کی کٹائی کے بعد اسی کھیت میں چاول، مکئی یا آلو کی کاشت سے پہلے مونگ کی ایک زائد فصل حاصل کی جا سکتی ہے۔ پھلی دار جنس ہونے کی وجہ سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتی ہے۔ جس سے آئندہ فصل کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ کھاد کی ضرورت انتہائی کم ہوتی ہے اور شرح بیج کم ہونے کی وجہ سے بھی اخراجات پیداوار بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر موسم بہار کی فصل کو بھی شامل کر لیا جائے تو اگلی گندم کی فصل تک تین فصلیں برداشت کی جا سکتی ہیں۔ جن کا اگر اقتصادی مقابلہ دوسری کیش کراپس (CASH CROPS) سے کیا جائے تو بعید نہیں کہ یہ فصل دیگر فصلوں سے کاشتکار کے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو۔ نہایت اگیتی ہونے کی وجہ سے اس فصل کو بعض دیگر فصلوں کے ساتھ بھی مثلاً گنا، سبزیات اور باغات میں بھی کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ کپاس کی کاشت سے پہلے خالی رقبہ میں اس کی ایک زائد فصل آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور کپاس کی بوائی کے لئے بھی کسان کو کافی وقت مل جاتا ہے۔ بہرحال مونگ کی یہ اقسام کم لاگت سے زائد منافع دینے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اور زمیندار کے لئے زائد فائدہ یہ ہے کہ ہر دو ماہ کے بعد اس کو آمدنی ہو جاتی ہے۔ جب کہ کپاس، مکئی، چاول کے مقابلہ میں اخراجات اور پریشانی بہت کم ہوتی ہے۔

اس پیش لفظ کے بعد مونگ کی ان اقسام کی کاشت سے متعلق ضروری سفارشات درج ذیل کی جاتی ہیں۔

نام اقسام۔ نیاب مونگ ۲۱-۲۰
نیاب مونگ ۱۳-۱

زمین ریتلی میرا زمین بھاری میرا زمین موزوں ہے۔ کلراٹھی اور سیم زدہ زمین ناموزوں ہے۔

تیاری زمین دو سے تین مرتبہ ہل چلا کر سہاگہ دیں۔ زمین بہرحال اچھی طرح سے تیار ہونی چاہیے اور فصل تر وتر میں کاشت کی جانی چاہیے۔ راؤنی سے پہلے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل بھی ضرور چلایا جائے۔

وقت کاشت موسم بہار۔ یکم تا ۱۵ مارچ
زائد ربیع۔ ۱۵ اپریل تا مئی
موسم گرما۔ ۲۲ جون تا ۱۵ جولائی۔

کھاد فی ایکڑ

نائٹروجن	۱۰ کلوگرام	ایک بوری
فاسفورس	۲۵ کلوگرام	ڈی اے پی
پوٹاشش	۲۵ کلوگرام۔	ایک بوری سلفیٹ آف پوٹاشش

تمام کھاد بوائی کے وقت کھیت میں ڈال دیں۔

شرح بیج

موسم بہار و زائد ربیع ۸ کلوگرام فی ایکڑ
موسم گرما ۷ کلوگرام فی ایکڑ

طریقہ کاشت قطاروں میں ڈرل سے بیج ڈالیں یا کیرا کریں۔

بیج کی گہرائی ۱ ½ تا ۲ انچ

قطاروں کا درمیانی فاصلہ

موسم بہار و زائد ربیع تقریباً ۹ انچ
موسم گرما تقریباً ۱۲ انچ

اگر ٹریکٹر سے گوڈی کا ارادہ ہو تو قطاروں کا فاصلہ زیادہ کر لیں۔

پودوں کا درمیانی فاصلہ

موسم بہار و زائد ربیع ۲ ۱/۴ انچ
موسم گرما ۴ انچ

چھدرائی بیج کے اگاؤ کے ۷ تا ۱۰ دن بعد چھدرائی ضرور کریں۔

آبپاشی پہلا پانی۔ کاشت کے ۲ تا ۳ ہفتے بعد۔
دوسرا پانی۔ پھول آنے پر۔
تیسرا پانی۔ پھلیوں میں دانے بھرنے پر۔

جڑی بوٹیاں جڑی بوٹیاں گوڈی سے تلف کریں پہلا پانی دینے کے بعد وتر آنے پر گوڈی ضرور کریں۔ صحیح پیداوار حاصل کرنے کے لئے یہ عمل از حد ضروری ہے اور اس میں کوتاہی انتہائی نقصان دہ ہوگی۔

کیڑوں اور بیماریوں سے بچاؤ

موسم بہار اور زائد ربیع میں عموماً کسی بیماری یا کیڑے کا حملہ نہیں ہوتا۔ اگر تیلہ کا حملہ ہو تو فوراً مناسب کیڑے مار دوا کا استعمال کریں۔ البتہ موسم گرما کی فصل پر تیلہ، سفید مکھی، اور دیگر سنڈیوں کا حملہ ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے محکمہ زراعت کے عملہ سے مل کر ضروری سپرے کیا جائے۔ عموماً زیادہ سے زیادہ دو سپرے فصل کے پکنے تک کافی ہوتے ہیں۔ زیادہ نمی ہونے کی صورت میں بعض دفعہ اگر پھپھوندی کی بیماری کا بھی اگر حملہ ہو جائے تو پھپھوندی کش دوا کا استعمال کرنا چاہیئے۔

برداشت جب پودوں پر ۸۰ تا ۹۰ فیصد پھلیاں پک جائیں تو فصل کو صبح کے وقت کاٹیں اور کھیت میں کھلا چھوڑ دیں۔ دو تین روز بعد پودوں کو الٹا دیں۔ جب پودے پوری طرح خشک ہو جائیں تو بیلوں سے یا گندم کے تھریشر سے گہائی کریں۔ دانوں کو چند روز دھوپ میں خشک کر کے سٹور کریں۔

پیداوار مختلف علاقوں میں اوسط پیداوار میں اگرچہ نمایاں فرق پایا جاتا ہے لیکن عام طور پر اچھے موسمی حالات میں ۱۵ سے ۲۰ من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل ہو جاتی ہے۔

> اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم ملک منیر احمد صاحب ابن ملک بشارت احمد صاحب۔ ٹوکیو جاپان سے لکھتے ہیں:

اس وقت میرے سامنے الفضل اخبار کے تازہ شمارے پڑے ہیں۔ جماعت کا یہ ترجمان ہم تک پرانی اور تازہ خبریں لے کر پہنچتا ہے۔ پرانی یادیں تازہ کرتا ہے اور نئے حالات سے آگاہ کرتا ہے۔ جماعتی خبروں کے علاوہ، قومی وغیر ملکی خبروں کے خلاصہ اور تراجم کا سلسلہ بھی بہت مفید ہے اور پھر مختلف موضوعات پر مضامین کا جو سلسلہ آپ نے جاری کیا ہے یا ہر جہت سے آپکی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مختلف طبع وخیال کے لوگوں کو علمی غذا بہم پہنچانے میں کوئی کمی باقی نہ رہے۔ یقین جانیں دل سے آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

گذشتہ دنوں جب تازہ اخبار الفضل آئیں تو میں یہ اخبار لیکر اپنی والدہ محترمہ محمودہ بشارت کے پاس گیا جو میرے چھوٹے بھائی ملک رفیع احمد کے ساتھ رہتی ہیں۔ تو انہوں نے بعض پرانے اخبار الفضل کے شمارے علیحدہ سے نکال کر رکھے ہوئے تھے اور یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ الفضل اخبار میں "علمی مسائل" کا جو سلسلہ ہے اُن میں کچھ ایسے مضامین بھی ہوتے ہیں جن کا ہر ملک کی زبان میں ترجمہ ہونا چاہیئے اور یہ کہ اپنے اپنے ممالک میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں۔ وہاں کے لوکل اخبارات میں انسانیت کی بھلائی کی غرض سے شائع کروانے چاہئیں۔ اس میں مربیان کے علاوہ اہلِ قلم و زبان کو چاہیئے کہ جو پردیس میں دوسری مصروفیات کے باعث اتنا وقت نہیں نکال سکتے کہ نئے سرے سے کسی موضوع پر قلم اٹھائیں وہ کم از کم اِن علمی مضامین کا ترجمہ اس ملک کی زبان میں جہاں وہ رہتے ہیں۔ کر کے ملکی اخباروں میں اشاعت کے لئے بھجوایا کریں۔ کیونکہ اس طریق پر خدمتِ انسانیت کی توفیق احمدی احباب پا سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ "ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق انسانیت کے پیغام کو فروغ دے"۔

چنانچہ مجھے والدہ محترمہ کی یہ بات بہت پسند آئی اور چاہا کہ آپ کو لکھ بھیجوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو سکتا ہے مزید کوئی بہتر طریق آپ کے ذہن میں ہو۔ جس سے والدہ محترمہ کی یہ خواہش پوری ہو سکے۔

اس کے علاوہ ایک اور بات جو کبھی کبھی میرے ذہن میں ابھرتی ہے وہ یہ کہ بعض ایسی باتیں یا قدرتی طریقہ علاج و نسخہ جات جو بعض لوگوں کو اپنے ماں باپ۔ دادا اور بزرگوں سے ورثہ میں ملے اور بدستور پرانے زمانہ سے ان کے خاندانوں میں رائج چلے آتے ہیں جو خصوصاً ایمرجنسی لمحات میں مفید ثابت ہوئے۔ اب بہت سے لوگ ان میں سے ایسے بھی ہونگے جو قریباً بھول رہے ہونگے اور بعض کے تجربہ و مشاہدہ میں ابھی تک سینہ بسینہ چلے آتے ہونگے۔ اگر ایسی متذکرہ بالا علمی تدابیر بھی اخبار الفضل کی وساطت سے کل عالم میں بسنے والے احمدی گھرانوں اور پھر انسانیت کی خدمت کا سبب بن سکیں تو کیسا ہے

وہ بات جو بھی دل سے نکلے پھیل جاتی ہے نسیم
یہ طریق گفتگو چلتا رہے گا ہر طرف

آپ ہی کی ایک نظم کا مقطع لکھ کر اپنے خط کو ختم کر رہا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپکی عمر میں برکت ڈالے اور صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت کی توفیق پاتے رہیں۔

بقیہ : صـ ۲

فرمایا۔ یہ جماعت احمدیہ کی سمعنا و اطعنا کی رُوح ہے جس کے نظارے اس عید کے موقع پر دنیا بھر میں دیکھے گئے۔ اطاعت کی یہ رُوح دنیا بھر میں احمدیت کے علاوہ اور کہیں میسر نہیں آسکتی کہ ہر فرد نیکی کی خاطر جھکے اور ایک آواز پر ساری دنیا میں ہیجان پیدا ہو جائے۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے افراد جس والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہیں اس کے نظارے جا بجا دیکھنے میں آتے ہیں کوئی مالی تحریک ہو تو عورتیں زیور اتار اتار کر پھینکتی ہیں۔ لوگ قرضے لے لے کر چندے دیتے ہیں۔ اس خیال سے کہ اللہ ان کو بڑھا چڑھا کر دے گا اور پھر وہ اللہ کی تائید کے حیرت انگیز نظارے بھی دیکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ متقیوں کی جماعت ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ تقویٰ اختیار کرو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ جماعت تقویٰ سے خالی ہے بلکہ مجھے بعض خطرات کے مقامات نظر آرہے ہوتے ہیں۔ پس پہلے سے کمایا ہوا تقویٰ ہے جو سہارا بنتا ہے لیکن ہمیں خود بھی تقویٰ کمانا ہے صرف باپوں کے کمائے ہوئے تقویٰ پر زیادہ دیر تک انحصار نہیں کیا جا سکتا۔

بقیہ : صـ ۱

سے ساری دنیا میں غریبوں کی شادیوں کا نظام رائج کر دیں۔ کوئی غریب احمدی گھرانہ ایسا نہ رہے جس کی شادی کی ضرورتوں میں اس کے بھائی شامل نہ ہوں۔

یورپ اور امریکہ کے احمدیوں کو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ اس ضمن میں بوسنیا کی قابل شادی بچیوں کی تلاش کر کے ان کی مدد کریں۔

ان کے رہائشی کیمپوں سے اس کا پتہ چل سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جو احمدی غرباء کی شادیوں میں شریک ہونگے اللہ تعالیٰ کے فرشتے انکی شادیوں میں شریک ہونگے انکی شادیوں کو برکت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو نیکیوں کی نئی نئی تحاریک میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے۔

ضمنی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم نکتہ ارشاد فرمایا کہ جب بھی آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی منت مانگیں کہ اے خدا اگر تو میری یہ دعا قبول کرے تو میں شکرانے کے طور پر یہ نیکی کروں گا تو جب خدا تعالیٰ بظاہر یہ دعا قبول نہ بھی کرے تو اپنی منت سے پیچھے نہ ہٹیں۔ یہ بے ادبی اور اللہ کے احسانات کی ناشکری ہے۔ جب خدا کسی کی قبول نہیں بھی فرماتا تو سو طرح سے اس کے بدلے عطا کر دیتا ہے۔ وہ احسانات کا سلسلہ ترک نہیں کرتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے کبھی اس بات میں تردد نہیں ہوا کہ میری منت کی فلاں شرط پوری نہیں ہوئی۔ لہذا میں اپنی منت پوری نہ کروں۔ آپ بھی جب اپنی مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ خدایا یوں میرا مسئلہ حل کر دے تو میں یوں کروں گا تو اللہ ایسا نہ بھی کرتا دکھائی دے تو اپنی بات ضرور پوری کر دیا کریں۔

زعماء کرام۔ کیا آپ نے سال ۱۹۹۳ء کی تجنید مرکز میں ارسال کر دی ہے۔

قائد تجنید مجلس انصار اللہ پاکستان

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم وحید احمد سعید صاحب آف ناروے کو خدا تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت امۃ النور مرحمت عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال۔ حال نائب صدر مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کی نواسی اور محترم محمد سعید زرگر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پیر محل کی پوتی ہے۔

○ مکرم ناصر احمد قمر صاحب (سلیم پوری) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۷ فروری ۹۳ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام شائستہ عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم نسیم احمد کاشف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ مارچ ۹۳ء بروز ہفتہ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "عطاء الحیٔ" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم عبدالشکور صاحب (شکور بھائی چشمے والے) ربوہ کا نواسہ اور مکرم عبدالکریم صاحب ولد عبدالمجید صاحب نیلا گنبد لاہور کا پوتا ہے۔

○ مکرم چوہدری افضال احمد صاحب باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۳ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام انتصار احمد باجوہ عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری کرم رسول صاحب باجوہ آف قاضی پہاڑنگ سیالکوٹ کا پوتا ہے اور مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب آف گھٹیالیاں سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم منظور احمد صاحب نعیم ابن مکرم مولانا محمد احمد صاحب نعیم کو ۵۔ اپریل کو دل کا شدید حملہ ہوا اور کراچی کے ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں عزیز کو داخل کیا گیا۔ اب موصوف کو عام وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے اور پہلے کی نسبت صحت بہتر ہے۔

○ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کا گلے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب چیمہ مقیم عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ اور چیک اپ کے لئے راولپنڈی گئے ہوئے ہیں

احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینجر ضیاء الاسلام پریس لکھتے ہیں:

میرا بھتیجا عزیزم قاضی طاہر احمد ابن قاضی خلیل احمد صاحب آف لاہور چند روز بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۰ مارچ ۹۳ء کو وفات پا گیا ہے۔ عزیزم کی وفات عین جوانی میں ہوئی۔ جس سے لواحقین سخت صدمہ کا شکار ہوئے ہیں۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ سرور سلطان بیگم صاحبہ جو کہ منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ) کی بہو اور میرزا اسلم حیات بیگ صاحب ناظم تشخیص جائیداد کی ہمشیرہ تھیں۔ مورخہ ۱۲ فروری ۹۳ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ ۱۳ فروری کو ان کی میت ربوہ لائی گئی اور بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان دار القضاء

محترمہ امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب)

محترمہ امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب کوٹھی ۶/۲ دار الصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا موصوف کا پلاٹ نمبر ۶/۳ دار الصدر غربی ربوہ اور زرعی اراضی رقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع احمد نگر نزد ربوہ میرے نام منتقل کیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ مکرم منصور احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ " بشیر احمد صاحب (")
۳۔ مکرمہ منصورہ نعیم صاحبہ (بیٹی)
۴۔ " امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۰؍ اپریل۔ گرمی کا آغاز ہو چکا ہے۔ تاہم موسم خوشگوار ہے۔ ہوا چل رہی ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اخبارات نے سیاسی خبروں کی اشاعت میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور سنسنی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے انہوں نے کہا کہ تشویش کی کوئی بات نہیں۔

○ ملک میں مواصلات کے جدید ترقی یافتہ نظام آپٹک فائبر سسٹم کے افتتاح کے موقعہ پر وزیراعظم نے کہا کہ آئندہ دس برسوں میں وہ پاکستان کا نقشہ اور تقدیر بدل دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کم وسائل کے باوجود ہم بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ یہ منصوبے مکمل ہونے پر غریبوں کی زندگی میں انقلاب آجائے گا ملکی تاریخ میں اس سے پہلے ایسے کام کبھی نہیں ہوئے۔

○ آپٹک فائبر سسٹم ٹیلی فون، ٹیلی ویژن مواصلات کا وہ جدید نظام ہے جو اس سے قبل ایشیا میں صرف تین ملکوں جاپان، کوریا اور ترکی میں رائج تھا۔

○ سینٹ کے چیئرمین نے کہا ہے کہ صدر اور وزیراعظم میں صلح کی ذمہ داری مجھے نہیں سونپی گئی۔

○ ۶؍ وفاقی وزراء سمیت ۲۲؍ اراکین قومی اسمبلی نے لاہور میں وزیراعظم سے ملاقات کی اور وزیراعظم پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اس ملاقات سے یہ تاثر لیا جا رہا ہے کہ وزیراعظم کے حامی بھی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کیلئے میدان میں اتر آئے ہیں۔

○ حکومت سے ناراض اراکین قومی اسمبلی نے علیحدہ علیحدہ گروپوں میں صدر سے ملاقاتیں کیں۔ موجودہ سیاسی بحران کے بعد ایک ہی دن میں صدر اسحاق سے اتنی بڑی تعداد میں اراکین اسمبلی نے پہلے ملاقاتیں نہیں کیں۔

○ بی بی سی نے وزیراعظم نواز شریف کے خصوصی ایلچی چوہدری نثار کی امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے سوال پر امریکہ اور پاکستان میں شدید اختلافات موجود ہیں امریکی حکومت نے ان مسلسل اطلاعات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ پاکستان بھارت میں دہشت گردوں کی مدد کر رہا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ اگر اسمبلی توڑی گئی تو وہ سپریم کورٹ میں اسے چیلنج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایوان توڑنے کی بات سپیکر کو گالی کی طرح محسوس ہوتی ہے۔

○ صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ اور خان عبدالولی خان نے وزیراعظم کو بھرپور حمایت کا یقین دلایا ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف سارک سربراہ کانفرنس میں شرکت کیلئے ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر صدیق کانجو پہلے ہی ڈھاکہ میں ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ سارک ادارہ علاقے سے غربت اور بدحالی کو دور کرنے میں اہم اقدام کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہم سارک میں فعال کردار ادا کرنے کے خواہش مند ہیں۔

○ پنجاب میں بھی بے گھر افراد میں سرکاری اراضی تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ امریکہ نے ایران کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ظالم حکمران ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئے ایک اور لانگ مارچ کا اعلان کرتی ہوں انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے خوف اور خدشات کا شکار ہو کر صدر کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے مگر ان کے اپنے ہی وزیر ان سے ناراض ہیں۔ محترمہ نے یہ باتیں لندن سے فون پر ایک پارٹی ورکر سے باتیں کرتے ہوئے کہیں۔

○ روس میں مجوزہ ریفرنڈم کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ صدر بورس یلسن نے عوام سے اپنی اقتصادی پالیسیوں کی تائید کرنے اور صدر کے حریف پارلیمنٹ کے سپیکر نے عوام سے حکومتی پالیسیوں کے خلاف ووٹ دینے کی اپیل کی ہے۔

○ مغربی بنگال میں سمندری طوفان سے ۱۲۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر اور وزیراعظم میں غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ اگر کوئی رہ گئی ہے تو ملاقاتوں سے ختم ہو جائے گی۔

○ اراکین اسمبلی سے رابطے کرنے والی صحافیوں کی ایک ٹیم نے رپورٹ دی ہے کہ وزیراعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے واضح امکانات ہیں۔

خدام الاحمدیہ کی سالانہ ریلی کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی چوتھی سالانہ سپورٹس ریلی کا افتتاح ۹؍ اپریل صبح پونے نو بجے ایوان محمود میں عمل میں آیا۔ افتتاح کرتے ہوئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے فرمایا کہ خدام کو کھیلوں کی روح کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو زندہ کرنا چاہیئے۔

انہوں نے اس ریلی کی ارتقائی منازل پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کے ذریعہ مرکز سلسلہ میں خدام کے آنے اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لے کر صحتیں بہتر کرنے کے سامان ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ کھیل اطاعت، تعاون نظم و ضبط، تحمل کے گر سکھاتی ہے جو عملی زندگی میں انسان کی کامیابی کی ضمانت بن جاتے ہیں۔

اس سہ روزہ ریلی میں فٹ بال، والی بال، کبڈی، تیراکی، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس کے علاوہ متعدد انفرادی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ اس ریلی میں شرکت کے لئے پاکستان بھر سے ۴۰۰ سے زائد کھلاڑی تشریف لائے ہیں۔ فٹ بال، والی بال اور کبڈی کے مقابلے دارالرحمت، دارالنصر، دارالیمن کی گراؤنڈز میں ہو رہے ہیں۔ جبکہ تیراکی کے مقابلے سوئمنگ پول میں اور ان ڈور گیمز کے میچز ایوان محمود کے اندر ہی منعقد ہو رہے ہیں۔

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی کٹائی، چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھیئے۔

ــــ رابطہ کے لئے ــــ

عطیہ اکیڈمی ۲/۲۱ صدر جنوبی ربوہ

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے

ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں

قیمت پاکستان میں -/۲۰ روپے ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) -/۱۰ روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ۔

(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک

ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی مائنڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گولبازار۔ ربوہ

فون آفس ۱۷۷۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

پتہ